سمع و طاعت اور نظمِ جماعت کی پابندی

آپ چند مٹھی بھر آدمی ہیں جو تھوڑے سے وسائل لے کر میدان میں آئے ہیں اور کام آپ کے سامنے یہ ہے کہ فسق اور جاہلیت کی ہزاروں گنی زیادہ طاقت اور لاکھوں گنے زیادہ وسائل کے مقابلے میں نہ صرف ظاہری نظامِ زندگی کو بلکہ اس کی باطنی روح تک کو بدل ڈالیں۔ آپ خواہ تعداد کے لحاظ سے دیکھ لیں یا وسائل کے لحاظ سے' آپ کے اور ان کے درمیان کوئی نسبت نہیں ہے۔ اب آخر اخلاق اور نظم کی طاقت کے سوا اور کون سی طاقت آپ کے پاس ایسی ہو سکتی ہے' جس سے آپ ان کے مقابلے میں اپنی جیت کی امید کر سکیں؟ آپ کی امانت و دیانت کا سکہ اپنے ماحول پر بیٹھا ہوا ہو' اور آپ کا نظم اتنا زبردست ہو کہ آپ کے ذمہ دار لوگ جس وقت جس نقطے پر جتنی طاقت جمع کرنا چاہیں' ایک اشارے پر جمع کر سکیں' تب ہی آپ اپنے مقصدِ عظیم میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اسلامی نقطۂ نظر سے اقامتِ دین کی سعی کرنے والی ایک جماعت میں جماعت کے اولی الامر کی اطاعت فی المعروف دراصل اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا ایک جز ہے۔ جو شخص اللہ کا کام سمجھ کر یہ کام کر رہا ہے اور اللہ ہی کے کام کی خاطر جس نے کسی کو اپنا امیر مانا ہے' وہ اس کے جائز احکام کی اطاعت کر کے دراصل اس کی نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے۔ جس قدر اللہ سے اور اس کے دین سے آدمی کا تعلق زیادہ ہوگا' اتنا ہی وہ سمع و طاعت میں بڑھا ہوا ہوگا' اور جتنی اس تعلق میں کمی ہوگی اتنی ہی سمع و طاعت میں بھی کمی ہوگی۔ اس سے بڑی قابلِ قدر قربانی اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس شخص کا آپ پر کوئی زور نہیں ہے اور جسے محض خدا کے کام کے لیے آپ نے امیر مانا ہے' اس کا حکم آپ ایک وفادار ماتحت کی طرح مانیں اور اپنی خواہش اور پسند اور مفاد کے خلاف اس کے ناگوار احکام تک کی بسرو چشم تعمیل کرتے جائیں۔ یہ قربانی چونکہ اللہ کے لیے ہے اس لیے اس کا اجر بھی اللہ کے ہاں بہت بڑا

بقیہ بر صفحہ ۵۶